بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

Central Moon Sighting Committee of Great Britain

Jamiatul Ulama Britain, Darul Uloom Bury, Hizbul Ulama UK

برمنگھم یوکے میں رمضان ۱۴۳۱ھ کے موقعہ پر تین گواہوں کی گواہیاں اوردارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

قارئین کرام خواتین وحضرات السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سب کو معلوم ہے کہ گذشتہ رمضان کے موقعہ پر یہاں برطانیہ میں ۲۹ ویں شعبان ۱۴۳۱ھ کی شام مورخہ ۱۰/اگست بروز منگل شام کو بعد نمازِ مغرب برطانیہ کے شہر برمنگھم میں تین حضرات نے بشمول عالمِ دین، حافظِ قرآن اور بزرگ تبلیغی جماعت کے ایک داعی کے رمضان المبارک کا پہلا چاند دیکھا تھا جنہوں نے اسی وقت مرکزی کی مسجد کے چند مصلّیان اور حضرت مولانا عبدالرّب صاحب کے سامنے چاند دیکھنے کی شہادت بھی دیدی تھی، نیز بعد میں مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ کے وفد نے برمنگھم پہونچ کر چند حضرات کے روبرو ان کی گواہیاں لیکر بعد میں کمیٹی نے اس کی تفصیل اردو اور انگلش میں شائع بھی کردی تھی جو آج بھی حزب العلماء یوکے کی ویب سائٹ پر دیکھی جاسکتی ہے۔ چاند کمیٹی نے جن لوگوں کا ایک روزہ چھوٹ گیا تھا انہیں اس کی قضاء کرنے، اور نہ کرنے پر گناہ لازم آنے کی اطلاع بھی کردی تھی۔

نیز آپ کو یاد ہوگا کہ کچھ حضرات نے ان گواہیوں کو فلکیاتی حسابات اور ہفتہ بعد گواہی لینے کے حوالہ سے متّہم ومشکوک قرار دے کر رد کردیا تھا حالانکہ گواہوں پر نہ صرف کمیٹی کے وفد نے بلکہ مقامی حضرات وعلماء تک نے اپنی مہرِ تصدیق ثبت کردی تھی، ساتھ ہی مفتیانِ کرام کے فتاویٰ بھی اس پر پہلے ہی مؤیّد تھے مگر گواہی کو رد کرنے کی مہم اختتامِ رمضان کے بعد تک بھی چلتی رہی اور علماء کی جماعت، خاص کر گواہوں کو طعن وتشنیع کا نشان بنایا جاتا رہا حتیٰ کہ جو حضرات قضاء کرنا چاہتے تھے وہ بھی یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ قضاء نہ کرنے کا وبال ان لوگوں پر ہوگا جو قضاء کرنے کو منع کرتے ہیں ! بالآخر چاند کمیٹی کی طرف سے یکم محرّم الحرام ۱۴۳۲ھ کو ایک سوال نامہ (مع مذکورہ گواہی نامہ) مرکزِ دیوبندیت دارالعلوم دیوبند کی طرف روانہ کیا گیا جس پر مورخہ ۶ صفر ۱۴۳۲ھ کا لکھا ہوا بہت واضح جواب ہمیں موصول ہوا۔

اوّلاً جوابی فتوے کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیں ؛۔

(1) مفتیانِ کرام نے فرمایا کہ: شارع علیہ السّلام نے ثبوتِ ہلال کے لئے رویتِ ہلال کا **'اعتبار'** "شہادت" **پر رکھا** ہے **نہ کہ فلکی نیومون تھیوری کے مفروضہ حساب** پر!

(2)۔۔ شریعت میں **فلکیاتی حساب** کو شرعی ثبوتِ ہلال کے لئے کسوٹی اور **دخیل** نہیں بنایا جاسکتا، **کیونکہ** یہ شرعاً" **مردود** "**ہے!**

(3)۔۔ **دینِ** محمّدی میں چاند کی **روئیت** کے" **اعتبار** کا **مدار**" فلکی حسابات (اس کا ک نیومون اور امکانِ روئیت) **ہرگز نہیں !**

(4)۔۔ **برمنگھم کی مذکورہ شہادت کوماننا**، اس پر **عمل** کرنا شرعاً" **ضروری**" ہے!

(5)۔۔ گواہی چاہے ہفتہ بعد ملے پھر بھی اس پر عمل کرنا واجب ہے !

(6)۔۔ "گواہ کی **عینی** شہادت، **ثقہ** اور **عدالت** صفات کی مہرِ تصدیق" برمنگھم کے تینوں گواہوں پر **ثابت** فرمائی!

(7)۔۔ چاند کمیٹی کی طرف سے (گواہی کے مطابق چھوٹ جانے والے) **روزہ کی قضاء** کے اعلان کو **حدیث وفقہ** کے عین مطابق "**ضروری** اور **بالکلیہ درست**" قرار دیا!

(8)۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے "**صراطِ مستقیم**" پر جو لوگ **فلکی** حسابات کو **ترجیح** دیتے ہیں! ان کی یہ سوچ وفعل **صریح غلط** اور اس سے **سخت گنہگار** ہونا قرار دیا!

(9)۔۔ ایسے لوگوں کو ماقبل اسلام والے فلکی حسابات کے **اپنے** غیر اسلامی موقف کو چھوڑ دینے کو **ضروری** فرمایا!

(10)۔۔ حسابی لوگوں کو حدیث وسنّت والے "**نبوی محقّق** موقف" کے صراطِ مستقیم اختیار کرنے کو **ضروری** ضروری بتلایا!

(اصل سوال اگلے صفحہ پر دیکھو)

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

Central Moon Sighting Committee of Great Britain

Jamiatul Ulama Britain, Darul Uloom Bury, Hizbul Ulama UK

------------------- استفتاء -------------------

محترم المقام حضرت مولانا مفتی صاحب حفظہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خیریتِ طرفین ؛۔

مقدّمہ ؛ عرض یہ ہے کہ ہمارے یہاں برطانیہ میں رمضان ۱۴۳۱ھ کے موقعہ پر ۲۹ویں شعبان ۱۴۳۱ھ بمطابق ۱۰اگست ۲۰۱۰ء منگل کی شام برمنگھم شہر کے تین حضرات نے رمضان کا چاند دیکھا جن کی گواہیاں مرکزی رویئتِ ہلال کمیٹی برطانیہ کے وفد نے برمنگھم جا کر گواہوں سے روبرو ملکر لیں، اِن گواہوں کی خصوصیات میں سے ایک تو یہ ہے کہ یہ تینوں صاحبِ ترتیب ہیں، جبکہ ایک گواہ عالمِ دین، دوسرا حافظِ قرآن ہیں اور تیسرے گواہ تبلیغی جماعت میں عرصہ سے دعوت کے کام میں جڑے ہوئے ہیں ان تینوں حضرات کی گواہی چاند کمیٹی کے وفد نے ان سے ملکر سنی اور تحریری دستخط بھی لئے جس کی تفصیل ساتھ میں روانہ کردہ گواہی کا غذات میں موجود ہے۔

یاد رہے کہ اس سے قبل بھی چاند کمیٹی کے اعلانات کے پچھلے پچیس سالہ ۲۹ویں دن کے تسلسل کی شام کو برطانیہ میں جو کہ بہت چھوٹا ملک ہے (بشمول دارالعلوم بری کے ۸، نیز دارالعلوم لیسٹر کے ۳ طلباء) بیس مواقع پر چاند کی رویئت وشہادت ہوئی ہے جن تمام کا رِکارڈ ہماری ویب سائٹ پر بھی موجود ہے۔

بہرحال بعض حضرات نے اس گواہی کو یہ کہکر تسلیم نہیں کیا کہ:۔ یہ شہادت مفروضہ فلکیاتی نیومون تھیوری کے حسابات کے خلاف ہونے کی وجہ سے مشکوک ومتّہم ہے ج، کیونکہ فلکیاتی حساب کے مطابق اس چاند کے دکھائی دینے کے امکانات اس وقت بالکل نہ تھے، اِس کے علاوہ چاند کمیٹی نے گواہوں سے جو گواہی لی وہ رمضان شروع ہونے کے ایک ہفتہ بعد لی وغیرہ!، حالانکہ نصوص وفتاویٰ کے مطابق مذکورہ وجوہ کی بنیاد پر اس شام رمضان کی ’’عدمِ فرضیت‘‘ کا شرعاً کوئی جواز نہیں۔

یاد رہے کہ چاند کمیٹی نے مذکورہ شہادت کے بعد اپنے اعلانات میں ’’فقہاء ومفتیانِ کرام کے ثبوتِ ہلال کے مسئلہ میں فلکیات کے عمل دخل کی تردید میں جو فتاویٰ آپ حضرات کے ہیں (جو ہماری ویب سائٹ پر الگ سے وکتب میں بھی ہیں) انہیں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اِس چھوٹ جانے والے روزہ کی قضاء کے لئے بھی عوام کو مطلع کیا، مگر بعض لوگ ’مفروضہ نیومون تھیوری کے حسابات جو (۱۳۱ھ قم کے میتون فلسفی کی سوچ ونظریہ ہے اور جو) اسلام کی آمد سے پہلے ’’۳۵۸ء کے یہودی ربائی حاليل دوم نے دینِ موسوی میں تحریف کرکے جسے دخیل بنایا تھا اسے شہادتِ ہلال کے لئے ’’کسوٹی‘‘ مانتے ہیں اور دلیلاً آیتِ شریفہ **الشمس والقمر بحسبان** پیش کرتے ہیں !اس طرح انہوں نے مذکورہ شہادت کو رد کرکے روزہ کی قضاء کرنے کا بھی انکار کردیا! اس طرح نعوذ باللہ ماقبل اسلام اور ماقبل مسیحؑ کی فلسفیانہ تھیوری کو نصوص کے خلاف استعمال کیا جسے آپ ﷺ نے حدیثِ امیّ سے رد کردیا تھا! اب وہ عوام جن کا روزہ شہادت کی بنیاد پر چھوٹ گیا ہے وہ گومگو کی حالت میں ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ’’ہمارا روزہ قضاء نہ کرنے کا وبال ان لوگوں پر ہوگا جنہوں نے اس کی قضاء کے لئے منع کیا ہے‘‘ !

اس تفصیل کے ضمن میں ذیل کے سوالات کے جوابات درکار ہیں؛

سوال ؛(۱) کیا برمنگھم کے مذکورہ گواہوں کی شہادت کو چاند کے فلکی حسابات اور اس کی نیومون تھیوری کی کسوٹی کی بنیاد پر رد کرنا جائز ہے؟

(۲) جن لوگوں کا روزہ مذکورہ شہادت کی بنیاد پر چھوٹ گیا ہے اس کی قضا وہ یہ سمجھ کر نہ کریں کہ ’’اِس کا وبال ہم پر نہیں ہوگا بلکہ جنہوں نے منع کیا ہے ان پر ہوگا‘‘!، تو کیا ان کا یہ عذر شرعاً قابلِ حجّت ہے؟ یا پھر ان پر قضاء ضروری ہے؟

بیّنوا وتوجروا ، جزاکم اللہ، فقط والسلام بقلم مولوی یعقوب احمد مفتاحی (ناظم حزب العلماء یوکے ومرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ)

نوٹ؛ سوال کا جواب مرسلہ لفافہ میں روانہ فرما کر مشکور فرمائیں مورخہ؛ یکم محرّم الحرام ۱۴۳۲ھ مطابق ۷ دسمبر ۲۰۱۰ء بروز منگل

(**نوٹ** برائے قارئین؛۔ اس سوال کا جواب اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

نوٹ از مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ؛۔

(ذیل میں دارالعلوم دیوبند کے ''ہاتھ سے لکھے گئے فتوے ۲۰/تب'' کی بعینہ ٹائپ شدہ تحریر ہے۔ ہاتھ سے لکھا گیا اصل فتویٰ بھی ساتھ میں ہے)

....

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ۲۰/تب

الجواب وباللہ التوفیق؛۔

مذہبِ اسلام میں **رویتِ ہلال** کا ''**اعتبار**'' عین مشاہدہ یعنی رویت پر ہے یا پھر شرعی شہادت بالرویۃ پر رکھا گیا ہے، کیونکہ **یہی دونوں قطعی** اور **یقین** ہوتے ہیں۔ **فلکیات** کے حسابات پر'' **رویتِ ہلال کے اعتبار**'' کا **مدار نہیں** رکھا۔ کیونکہ یہ انسانوں کے بنائے ہوئے حسابات ہیں اس میں ہر وقت غلطی کا امکان ہوتا ہے یہ **قطعی** اور **یقینی نہیں** ہوتے۔

جن علمائے کرام نے فلکی حسابات کو یقینی خیال فرمایا ہے **فقہاءِ متاخّرین** نے ان کی **بالکلّیہ** ''تردید'' فرمادی۔ چنانچہ علاّمہ شامیؒ تحریر فرماتے ہیں انّ المعمول به فی المسائل الثلث ماشهدت به البیّنة **لانّ ''الشّهادة'' نزّلها الشّارع** '' منزلة **الیقین**'' **وماقاله السبکی** ''**مردودة ردّه علیه جماعة**'' من المتاخّرین ،ولیس فی العمل بالبیّنة مخالفة لصلواته صلی اللہ علیہ وسلم. و **وجه** ماقلناه ان **الشّارع** لم یعتمد الحساب **بل الغاه بالکلّیة** بقوله ؛**نحن امّة امّیّة لانکتب ولانحسب،الشّهر هکذاوهکذا**۔ (فتاویٰ شامی ص۹۲ ج۲،القمانیہ)

اپنے یہاں ابر کی وجہ سے چاند نظر نہیں آیا اور برمنگھم میں چاند نظر آیا تو وہاں کی شرعی شہادت بالرّویۃ کو ماننا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے **ضروری** ہے خواہ شہادت اسی روز ملی ہو یا ایک ہفتہ بعد ملی ہو۔ ہر دو صورت میں وہ شہادت معتبر ہے، وہ خبرِ موجب ہے، اس پر عمل کرنا **واجب** ہے۔

یہاں جمِ غفیر کی شرط نہیں۔ رمضان المبارک کے چاند میں تو ایک معتبر آدمی کی شہادت شرعی کافی ہوتی ہے، یہاں تو ماشاء اللہ **تین شاہد** اور' سب **ثقه** اور **عادل** ہیں'۔ **تینوں** '' **عینی شاهد** '' **هیں** لہٰذا ۲۹ شعبان کی رویت کا اعلان اور اس کے ساتھ جن لوگوں نے ۳۰ کے حساب سے وہاں روزہ رکھا ان کے لئے ''ایک روزہ کی قضاء کا اعلان **بالکل درست** اور **حدیث وفقه** کے مطابق **ضروری** ہے۔

جولوگ 'حدیث وفقه' کوچھوڑکر 'فلکی حسابات' کو ترجیح دیتے هیں وہ **صریح غلطی** پر ہیں اور **سخت گنهگار** ہیں۔ انہیں ''**اپنے**'' موقف کو ترک کرنا ضروری ہے اور ''**اسلامی موقف**'' **اختیار کرنا ضروری هے**۔ فقط واللہ اعلم

(صدر مفتی) حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند ۶ صفر ۱۴۳۲ھ

(مہر؛ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند) **الجواب صحیح**؛ (مفتی) محمود حسن غفرلہ **الجواب صحیح**؛ (مفتی) وقار علی غفرلہ **الجواب صحیح**؛ قمر الاسلام

(اگلے صفحہ پر ہاتھ سے تحریر شدہ اصل فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔ م ک ب)

برمنگھم، یو کے میں رمضان کا چاند کے دِکھائی دینے پر تین گواہوں کی گواہیوں پر

دارالعوم دیوبند کافتویٰ 208/B

نمبر ۲۰ / ت ب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق! ۔ مذہب اسلام میں رؤیت ہلال کا اعتبار عینی شاہدہ یعنی رؤیت بصریہ یا پھر شرعی شہادت بالرؤیۃ پر رکھا گیا ہے کیونکہ یہی دونوں قطعی اور یقینی ہوتے ہیں۔ فلکیات کے حسابات پر رؤیت ہلال کے اعتبار کا مدار نہیں رکھا۔ کیونکہ یہ انسانوں کے بنائے ہوئے حسابات ہیں اس میں ہر وقت غلطی کا امکان رہتا ہے یہ قطعی اور یقینی نہیں ہوتے۔ جن علماء کرام نے فلکی حسابات کو یقینی خیال فرمایا ہے فقہاء متاخرین نے ان کی بالکلیہ تردید فرما دی۔ چنانچہ علامہ شامی اس طرح تحریر فرماتے ہیں ان المعول به في المسائل الثلث ما شهدت به البينة لأن الشهادة نزلها الشارع منزلة اليقين وما قاله السبكي مردود ردّه عليه جماعة من المتأخرين، وليس في العمل بالبينة مخالفة لصلوته صلى الله عليه وسلم، ووجه ما قلناه أن الشارع لم يعتمد الحساب بل ألغاه بالكلية بقوله "نحن أمة أمية لا نكتب ولا نحسب. الشهر هكذا وهكذا" (فتاویٰ شامی ص ۹۳ / ج ۲، مکتبہ)

آپ کے بیان کے مطابق جب چاند نظر نہیں آیا اور برمنگھم میں چاند نظر آیا تو وہاں کی شرعی شہادت بالرؤیۃ کو ماننا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے ضروری ہے خواہ شہادت رمضان المبارک کی ہو یا عید کی ہو۔ ہر دو صورت میں وہ شہادت معتبر ہے وہ خبر واحد ہو۔ آسمان پر ابر ہو یا غبار ہو۔ یہاں جم غفیر کی شرط نہیں۔ رمضان المبارک کے چاند کے لئے ایک معتبر آدمی کی شہادت شرعی کافی ہوتی ہے بیان فرمودہ تینوں شاہد ہیں اور سب ثقہ اور عادل ہیں۔ تینوں عینی شاہد ہیں لہٰذا ۲۹ شعبان کی رؤیت کا اعلان اور اس کے ساتھ جن لوگوں نے سعودی کے حساب سے روزہ رکھا ان کے لئے ایک روزہ کی قضا کا اعلان بالکل درست اور حدیث وفقہ کے مطابق ضروری ہے۔ جو لوگ حدیث وفقہ کو چھوڑ کر فلکی حسابات کو ترجیح دیتے ہیں وہ صریح غلطی پر ہیں اور سخت گنہگار ہیں۔ انہیں اپنے موقف کو ترک کرنا ضروری ہے اور اسلامی موقف اختیار کرنا ضروری ہے۔ فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح
وقار علی غفرلہ

الجواب صحیح
محمود حسن غفرلہ
بلند شہری

... عفا اللہ عنہ
مفتی دارالعلوم دیوبند
۶/ صفر ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح
...

Central Moon Sighting Committee of Great Britain
Hizbul Ulama UK, Darul Uloom Bury, Jamiatul Ulama Britain,
74 C Upton Lane London E7 9LW
Phone No. 07866464040, 01707 652 6109, 07866 654471, 07957 205726
Website: www.hizbululama.org.uk E-mail : info@hizbululama.org.uk